دیوبندی ڈاکٹر خالد محمود
بمقابلہ
دیوبندی کفایت اللہ دہلوی

دیوبندی جواب دیں کیا کفایت اللہ دہلوی شیعہ تھا؟؟

باہتمام: راشد انصاری قادری رضوی

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

صفحہ نمبر 01

دیوبندی ڈاکٹر خالد محمود نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف اپنا غبار نکالتے ہوئے لکھا ہے،

جمعہ کی آذانِ ثانی کو مسجد سے باہر کرنے کے لیے سب سے پہلے مولانا احمد رضا خان اُٹھے اور حضرت عثمان سے اختلاف کیا جو مسلئہ شیعہ کے سوا کسی کے ہاں اختلافی نہ تھا اسے اختلافی بنا دیا۔

(مطالعہ بریلویت جلد 7 ص 47)

دیوبندیوں کے مفتئ اعظم کفایت دہلوی جمعہ کی آذانِ ثانی کے مسلئہ میں کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کیجئے،

سوال: خطبہ کی آذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟

جواب: خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے، منبر کے پاس ہو، یا ایک دوصفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد، مسجد میں ہو یا باہر، ہر طرح جائز ہے۔

(تعلیم الاسلام حصہ چہارم ص 155 جمعہ کی نماز کے بیان میں)

دیوبندی چور الیاس گھمن کے نزدیک مطالعہ بریلویت اور تعلیم الاسلام دونوں معتبر ہیں۔

دیوبندی چور الیاس گھمن نے اہلِ سنت و جماعت بریلوی مسلک کے خلاف ایک بدنام کتاب ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ''، لکھی جو کہ دیو خالد محمود کی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' سے چوری کر کے لکھی ہے۔

دیو گھمن سانپ نے اپنی اسی بدنام کتاب ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کے صفحہ نمبر 672 پر لکھا ہے رد بریلویت پر صرف مولانا سرفراز خان صفدر کی کتابیں اور علامہ خالد محمود کی مطالعہ بریلوت کی آٹھ جلدیں آپ کے لیے کافی رہیں گی۔

دیوبندی رسالہ ماہنامہ فقیہ سرگودھا جو کہ الیاس گھمن کی زیرِ سرپرستی میں نکلتا ہے اس رسالہ میں محمد

صفحہ نمبر 02

ذکریا کا مضمون ''مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی'' دہلوی شائع ہوا۔ اس مضمون میں کفایت اللہ دہلوی کی کتاب تعلیم الاسلام کے بارے میں کھا ہے کہ

آپ کی مشہور و معروف تالیف ''تعلیم الاسلام'' ہے۔

(ماہنامہ فقیہہ سرگودھا ص 40 جلد دسمبر 2012 شمارہ 12)

دیوبند کفایت اللہ دہلوی ی کے نزدیک جمعہ کی آذانِ ثانی مسجد سے باہر دے سکتے ہیں۔ اگر جمعہ کی آذانِ ثانی مسجد سے باہر دینے کے مسلئہ میں اعلیٰ حضرت شیعہ ہوئے تو دیوبندی فتویٰ لگائے کہ کفایت اللہ دہلوی بھی شیعہ تھا۔ اور کفایت اللہ دہلوی کے ساتھ ساتھ دیوبندی چور الیاس گھمن پر بھی شیعہ ہونے کا فتویٰ لگایا جائے کیونکہ الیاس گھمن نے بھی کفایت اللہ دہلوی کی کتاب ''تعلیم الاسلام'' کو تسلیم کیا ہے۔

ایک تاریخی، فکری اور تحقیقی جائزہ

مطالعۂ بریلویت

جلد ہفتم

مصنف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ایم اے، پی ایچ ڈی
ڈائرکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

تقریظ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب
مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

حافظی
ناشران و تاجرانِ کتب
بکڈپو دیوبند ۲۲۷۵۵۴ فون

سے حضرت عثمان نے اسے جاری فرمایا۔ حضرت علیؓ نے بھی اس سے کوئی اختلاف نہ کیا۔
حضرت عثمان کا اسے قائم کرنا بتلاتا ہے کہ جمعہ کی وہ اذان جو منبر کے سامنے پہلے سے چلی آرہی تھی یہ وہ اذان ہرگز نہیں جو پنجگانہ نمازوں کے لئے ان کا وقت داخل ہونے پر دی جاتی ہے۔ یہ دونوں قسم کی اذانوں میں ایک جوہری فرق ہے جس کی وجہ سے ان دونوں اذانوں کا محل مختلف رکھا گیا پنجگانہ نمازوں کی اذان مسجد سے باہر ہوتی رہی اور جمعہ کی اذان منبر کے سامنے یہ اذان حضرت عثمان کے وقت سے مسجد میں ہو رہی ہے۔ پہلے جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کی طرح تھا جس طرح نماز عید کے لئے اذان نہیں جمعہ کے لئے بھی بلانے کی اذان نہ تھی نہ اس کے لئے کبھی اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ یہ صرف انصات منصتین کے لئے تھی۔ جب مسلمانوں کی آبادی بڑھ گئی اور اسی طرح ان کی مصروفیات زیادہ ہوگئیں تو صحابہ نے ایک ضرورت کے لئے جمعہ کی پہلی اذان جاری کی۔ یہ اذان ان سنتوں میں سے ہے جو خلفائے راشدین کے عمل سے امت میں جاری ہوئیں۔ قرآن کو ایک کتابی شکل میں حضرت ابوبکر لائے حضرت عمرؓ نے تراویح کے لئے لوگوں کو ایک امام پر جمع کیا اور حضرت عثمان نے دور کے لوگوں کو نماز جمعہ پر متنبہ کرنے کے لئے جمعہ کی یہ پہلی اذان جاری کی۔ تینوں خلفائے کے ان کاموں کی پوری جماعت صحابہ نے بالا جماع تائید کی۔ حضور ﷺ کی یہ حدیث پہلے سے روایت ہوتی آرہی تھی:

علیکم بسنتی وسنته الخلفاء الراشد ین المهدیین

راشدین کے ان اعمال نے اس کو تکمیل بخشی۔
اس وقت ہمیں اس مسئلے سے بحث نہیں بتلانا صرف یہ ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی حلقے میں نہ جمعہ کی اس اذان اول کا انکار ہوا نہ جمعہ کی اذان ثانی کے مسجد میں ہونے پر کسی نے لب کشائی کی۔ جمعہ کی اذان ثانی کو مسجد سے باہر کرنے کے لئے سب سے پہلے مولانا احمد رضا خان اٹھے اور حضرت عثمانؓ سے اختلاف کیا۔ جو مسئلہ شیعہ کے سوا کسی کے ہاں اختلافی نہ تھا اسے اختلافی بنادیا نہ صرف اسے اختلافی بنایا کہ ہر ایک اس پر مثاب وماجور ہوسکے بلکہ اسے بدعت سیئہ قرار دیا کیونکہ اسے مٹانے والے کو آپ نے سو شہیدوں کے ثواب کی بشارت دی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
بدایوں کے علماء مولانا احمد رضا خان کے خلاف اٹھے تو مولانا احمد رضا خان نے انہیں حمایت پدری کا طعنہ دیا کیونکہ یہ بدایونی علماء نسبا عثمانی تھے۔ خیر آبادی علماء میں مولانا معین الدین اجمیری نے اس مسئلہ میں مولانا احمد رضا خان کے خلاف القول الاظہر لکھا جس کا کوئی صحیح جواب مولانا احمد رضا خان سے نہ بن پڑا۔
حضرت اجمیری نے اس رسالہ میں مولانا احمد رضا خان کی اختلاف پسندی ان کی ضد ان کی علمی کمزوری اور ان کے اہل السنۃ کے مسائل مسلمہ سے نکلنے پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

تعلیم الاسلام
(مکمل)
(۴ حصے)
حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
الطاف اینڈ سنز
پوسٹ بکس نمبر۔ 5882 کراچی-74000 پاکستان
فیکس نمبر: (92) 21 - 2512774
E-mail : altaf123@hotmail.com

سوال۔ خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟
جواب۔ خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے، چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے!
سوال۔ خطبہ اُردو زبان میں پڑھنا یا اُردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟
جواب۔ عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے۔ لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ البتہ ثواب میں نقصان ہو جاتا ہے!
سوال۔ خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟
جواب۔ ① باتیں کرنا ② نماز سنّت یا نفل شروع کرنا ③ کھانا ④ پینا ⑤ کسی بات کا جواب دینا ⑥ قرآن مجید وغیرہ پڑھنا۔ غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان ڈالیں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں!
سوال۔ نمازِ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی!
سوال۔ اذنِ عام سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ اذنِ عام کے معنے اجازت کے ہیں۔ اذنِ عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو۔ جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے۔ ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ جہاں صرف خاص لوگ آسکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو!
سوال۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟
جواب۔ دو رکعتیں ہیں۔ چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک

ماہنامہ
فقیہ
سرگودھا
جلد نمبر 1
دسمبر 2012ء
شمارہ 12
بفیضان نظر شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا
حکیم شاہ محمد اختر حفظہ اللہ
مجلس ادارت
مولانا محمد رضوان عزیز
مفتی شبیر احمد حنفی
مولانا محمد کلیم اللہ
ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!
مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن
بیرون ممالک
امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35ڈالر.......سالانہ
سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25ڈالر.......سالانہ
ایران، بنگلہ دیش 20ڈالر.......سالانہ
قیمت فی شمارہ -/20 روپے
سالانہ زرتعاون
-/240 روپے
برائے رابطہ
مرکز اهل السنة والجماعة
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 0332-6311808
www.ahnafmedia.com
ناشر
مرکز اهل السنة والجماعة

۱۹۲۹ء[مخلوط شادیوں کا ایکٹ] ایسے قانون ہیں جو مثال میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے اس قانون کی مخالفت اور مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ کے لیے ۱۹۲۹ء میں "مجلس تحفظ ناموس شریعت" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اور عام ایجی ٹیشن اور قانون شکنی کا اعلان کیا۔ خود بھی اس قانون شکنی میں شریک ہوئے، سارد ابل پر آپ کی معرکۃ الآراء تنقید کو اہل علم حلقوں میں زبردست پزیرائی حاصل ہوئی اور آپ کی یہ تحریک پورے طور پر کامیاب ہوئی۔

رد قادیانیت:

جب شاہجہان پور میں فتنہ قادیانیت نے ایک تاجر حاجی عبدالقدیر، حافظ سید علی اور حافظ مختار احمد کے ذریعے ہاتھ پاؤں پھیلانے شروع کیے تو مولوی محمد اکرام اللہ خان مرحوم نے ان کے رد میں مضامین لکھے۔ حضرت مفتی صاحب نے اس کو ناکافی سمجھ کر خود ایک رسالہ "البرہان" جاری کیا، جس کے مدیر آپ خود تھے۔ اس کا پہلا شمارہ شعبان ۱۳۲۱ھ میں شائع ہوا جس کی برکت سے دنیا پر قادیانیت کا حقیقی چہرہ اور پس پردہ کار فرما عناصر کے مقاصد ظاہر ہوگئے۔ نتیجتاً قادیانیت کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

تصانیف:

حضرت مفتی صاحب کے اوقات بہت مصروف رہتے تھے۔ تدریسی اور سیاسی سرگرمیاں، فتویٰ نویسی کا کام اور مختلف اداروں کی سرپرستی کی وجہ سے ہر وقت مشاغل میں گھرے رہتے لیکن اس کے باوجود تصنیف کے میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ آپ کی مشہور ومعروف تالیف "تعلیم الاسلام" ہے جس کے مختلف زبانوں

فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

(219) چراغ سنت۔ مولانا سید فردوس علی شاہ

(220) الصلوٰۃ والسلام۔ مولانا سید فردوس علی شاہ

(221) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مولانا سید فردوس علی شاہ

(222) اصدق الخبر فی اذان القبر۔ مولانا سید فردوس علی شاہ

(223) شرح فیصلہ ہفت مسئلہ۔ مفتی جمیل احمد تھانوی

(224) فاضل بریلوی کا حافظہ۔ انوار احمد

(225) بریلی کا نیا دین۔ مولانا ریحان الدین خان قاسمی

(226) تنقید الفاصل علی قائل الحاضر والناظر۔ مولانا محمد فاضل

(227) نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں۔ عبد الرشید ارشد

(228) اتمام البرہان فی رد توضیح البیان۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر۔ تنقید متین کے جواب میں جو کتاب لکھی گئی تھی یہ اس کا جواب ہے۔

(229) چہل مسئلہ۔ مولانا صوفی عبد العزیز

....

قارئین کرام! یہاں پر اس موضوع سے متعلق تمام کتابوں کے نام لکھنا ہمارا مقصد نہیں اور نہ یہ ہمارے بس میں ہے۔ رد بریلویت پر صرف مولانا سرفراز خان صفدر کی کتابیں اور علامہ خالد محمود کی مطالعہ بریلویت کی آٹھ جلدیں آپ کے لیے کافی رہیں گی۔ ان شاء اللہ العزیز

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب